دنیا کے شرق و غرب میں کشف و خود آگاہی کا استعارہ بنی حضرت مولانا جلال الدین بلخی رومی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کسی علمی وادبی حلقہ میں محتاج تعارف نہیں___ آپ کا شمار ان چند نادر ہستیوں میں ہوتا ہے جنھوں نے اپنے اثرات مشرق و مغرب پر یکساں مرتب کیے ہیں___ آپ کی حکمت انگیز شاعری، پر لطف و نصیحت آمیز حکایات، خود شناسی اور خدا شناسی کا فلسفہ، تعلیمات و تصوف آج دنیا میں ہر علمی وادبی محفل کی زینت بنی ہوئی ہیں___

ایک علم و فضل سے معمور گھرانے میں پیدا ہوے، تمام علوم عقلی و نقلی میں عبور حاصل کیا، وقت کے فقیہ و مسند نشین تھے، مال و دولت، شہرت و دبدبہ، جاہ و حشمت آپ کی قدم بوسی کرتے تھے، مگر ایک دن خدا کا یہ فضل ہوا کہ ایک قلندر کی نگاہ فیض ان پر پڑ گئی اور دل کی دنیا تبدیل ہو گئی___

فقہ و افتاء کی بزم چھوڑ، قیل و قال سے نکل کر، ظاہری علوم سے آگے عشق و فنا کی منزل میں قدم رکھا، قال سے حال کی طرف منتقل ہوے، ظاہر سے باطن کی طرف متوجہ ہوے اور مولوی رومی سے مولاے روم بن گیے___ اور یہ سب کیا تھا؟ ایک مرد قلندر کی نگاہ کیمیا کے جلوے، علم کسبی کے بعد علم وہبی کی بہاریں اور کتب و فنون شناسی سے خود آگہی و خدا شناسی کی منزل___ بجا ہے کہ وہ خود کہیں۔

مولوی ہر گز نہ شد مولائے روم   تا غلام شمس تبریز نہ شد

کہ مولوی کب مولاے روم بنتا، اگر غلام شمس تبریز نہ ہوتا___

لیکن، آپ کی زندگی کے اس خوش گوار انقلاب میں ہمارے لیے بھی ہدایت کے لعل و گوہر موجود ہیں___ ہماری نگاہوں کے سامنے ظاہر کی دنیا ہے، علوم بھی ظاہری، اعمال بھی ظاہری، مگر کہیں اس دشت ظاہر میں گم کردہ راہ ہو کر ہم ظاہر پرست نہ بن جائیں! کیوں کہ اسلام میں ظاہر کے ساتھ باطن کو بھی سنوارنے کا حکم دیا گیا ہے___ کہیں ایسا نہ ہو کہ ظاہر میں ہمارا قلم تو بڑا سبک رفتار، دماغ تیز، زبان چرب اور فنون میں مہارت ہو، مگر باطن کی دنیا کی سیاہ کی سیاہ رہے___

اسلام میں جہاں علم و اعمال کے ساتھ ابدی فلاح کو مشروط کیا گیا ہے وہیں صفاے باطن، تزکیہ قلب اور تطہیر نفس کے ساتھ بھی کامیابی کو مربوط کیا گیا ہے___ جہاں ظاہری اعمال، بدنی عبادات کا حکم دیا گیا ہے وہیں اخلاقِ باطن کی تربیت کا بھی فرمان موجود ہے___ جہاں ظاہری تطہیر، وضو و غسل کے احکام واشگاف ہیں وہیں دل کی اصلاح اور تزکیہ نفس پر بھی مکمل توجہ مرکوز کی گئی ہے___

آج علم و دانش پرستی کے اس دور میں، فکر و افکار کے اس بے کراں صحرا میں یقیناً آدمی کی جھولی میں بڑی فکری کامیابیاں، اور علمی ایجادات موجود ہیں مگر اخلاقی قدریں روز بروز نئی پستیوں کو چھو رہی ہیں___ انسان نے بڑی ترقی کر لی، پھر بھی روز انسان ہی کے ہاتھوں انسانیت کو شرم سار ہونا پڑتا ہے___ روحانی تہذیب و تربیت کے فقدان کی اس دنیا میں حضرت رومی جیسے روحانی اطبا کی اشد ضرورت ہے، اقبال کہتے ہیں۔

بو علی اندر غبارِ ناقہ گم   دستِ رومی پردۂ محمل گریفت

☆☆☆